⊙ ڈاکٹر ریحانہ کوثر
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

اُردواور پنجابی کی لسانی مماثلتیں

Abstract:

Just like a people of the whole world who are divided into different families, clans and nations despite being the offspring's of one Adam, the languages that they speak also appear to have the same origin despite having various kinds and like the people who speak them have associations and relationship. Allah has called the variations and disparities of languages one of his signs (Surah Room, Ayat No. 22). There is a deep connection between philology and anthropology. Whenever the history of a language is studies, then human race was mentioned first that used to peak or speak that language. In this regards, those economical, cultural and social conditions were also studied as they are one of the factors and elements that influence a language. The paper under consideration would focus on the linguistic similarities of Urdu and Punjabi, and the reasons for these similarities would not be discussed as it will be a long account which cannot be expressed in a few pages. While pinpointing the linguistic similarities of Urdu and Punjabi, only structural, phonetics & semasiology from selected chapters would be presented as a whole book would be required to write on every aspect and every chapter of this topic.

Keywords:

Urdu Punjabi Language Linguistics Variation Disparities Phonetics Semasiology

جس طرح تمام دنیا کے انسان نسلاً ایک آدم کی اولاد ہونے کے باوجود مختلف خاندانوں، قبیلوں اور قوموں میں بٹے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود اپنی اصل کے اعتبار سے ایک ہیں۔ اسی طرح وہ جو مختلف زبانیں (بولیاں) بولتے ہیں

وہ مختلف النوع اور الگ الگ ہونے کے باوجود ایک ہی زبان کی اولاد معلوم ہوتی ہیں اور ان کے بھی اپنے بولنے والے انسانوں کی طرح آپس میں رشتے اور تعلقات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زبانوں کے تنوع اور اختلافات کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔ (سورۃ روم: آیت ۲۲) زبانوں کے علم philology اور انسانوں کے علم anthropology میں گہرا تعلق ہے۔ جب بھی کسی زبان کی تاریخ کا مطالعہ کیا گیا تو اس مطالعے میں اس نسل انسانی کا ذکر پہلے آیا جو متعلقہ زبان بولتی تھی یا بولتی ہے اور اس سلسلے میں اس کے سیاسی، اقتصادی، تہذیبی اور معاشرتی حالات بھی زیر مطالعہ آئے اس لیے کہ یہ زبانوں کے بننے، سنورنے، نشو ونما پانے پر اثر انداز ہونے والے اسباب وعوامل میں سے ہیں۔

زیر نظر مقالے میں اردو اور پنجابی کی صرف لسانی مشابہتوں کے بارے میں لکھا جائے گا ان مشابہتوں کے اسباب وعوامل پر گفتگو نہیں ہوگی، کیوں کہ یہ ایک طویل بحث ہے جسے چند صفحات میں سمیٹنا ممکن نہیں۔ اردو پنجابی کی لسانی مشابہتوں کی نشان دہی کے سلسلے میں بھی صرف تشکیلات، صوتیات اور معنیات کے منتخب ابواب سے مثالیں پیش کی جائیں گی کیوں کہ اس سلسلے کے ہر باب اور ہر موضوع پر لکھنے کے لیے ایک پوری کتاب کی ضرورت ہے۔

دنیا کی تمام زبانیں اپنی اصل کے اعتبار سے ایک ہیں جس طرح تمام انسان ایک اصل سے ہیں جیسے مختلف جغرافیائی اور غذائی اسباب وغیرہ کی وجہ سے انسانوں کے نقوش میں اختلافات پیدا ہوئے اسی طرح ان کی زبانوں اور لب ولہجہ میں بھی فرق رونما ہوا۔ لیکن زبانوں کا تقابلی مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان کے مابین اختلافات کے ساتھ ساتھ مماثلتوں کی بھی بہت سی صورتیں ہیں۔ اردو جس وسیع خطہ ارض میں بولی، پڑھی اور سمجھی جاتی ہے اس خطے کی دوسری زبانوں کے ساتھ وہ متعدد پہلوؤں سے گہری مشابہت رکھتی ہے زیر نظر سطور میں اس کی کچھ مثالیں سندھی اور پنجابی سے مماثلت کے حوالے سے پیش خدمت ہیں۔ یہ مثالیں جزوی، صوتی اختلاف اور مشابہت کی ہیں ورنہ معمولی سے صوتی اختلاف کے ساتھ کامل مشابہت کے حامل الفاظ اتنے ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے:

اردو	پنجابی	سندھی
بڑائی	وڈائی، بڑائی، وڈیائی	وذائی
بس (قابو)	وس	وس
بیچ	وچ	وچ
بستی	وستی	وستی
برسی	ورسی	ورسی
برتنا	ورتنا	ورتائن
بالی (کان کا زیور)	والی	والی
برتاؤ	ورتاوا	ورتاؤ
بوڑھا	بڈھا	بوڑھو

دانت	دند	
پلید	پلیت	پلیت
دودھ	ددھ	

اُردو، پنجابی اور سندھی میں ایسے بہت سے مماثل (ہم شکل، ہم صوت) الفاظ ملتے ہیں جن میں اردو کی سین (س) پنجابی اور سندھی میں (ہ) سے بدل جاتی ہے مثلاً پوس (ہندی مہینہ) پنجابی اور سندھی میں پوہ ہے اسی قبیل کی کچھ اور مثالیں:

سانس ___ ساہ ___ تیس ۳۰ ___ تیھ ___ بیس ۲۰ ___ ویھ ___ (اردو کا س عموماً پنجابی اور سندھی کے واؤ (و) میں بدلتا ہوا تو اِن زبانوں سے معمولی شناسائی رکھنے والوں نے اکثر دیکھا ہوگا مثلاً: چالیس ۴۰ ___ چالیھ ___ پچاس ۵۰ ___ پنجاہ ___ باسٹھ ___ باہٹھ ___ کوس ___ کوہ ___ اسی طرح اردو کا غین، گاف سے اور ک، گ سے بدل جانے کی متعدد مثالیں دی جاسکتی ہیں مثلاً: غنڈہ ___ گنڈا ___ گنڈو ___ ڈنک ___ ڈنگ ___

پنجابی اور اردو میں ایک آدھ حرف کے فرق کے اختلاف کے ساتھ لفظ کے باقی حروف کے اشتراک کی بے شمار مثالیں ہیں جن سے ان زبانوں کے الفاظ میں جزوی اختلاف کے باوجود اتفاق کی شکلیں نظر آتی ہیں۔ اس قسم کی تبدیلیاں یا اختلافات صوتی شمار کیے جاتے ہیں۔ جس کی مثالیں مندرجہ بالا سطور میں پیش کی گئیں اب کچھ مثالیں معنوی Semantic Changes کی پیش کی جاتی ہیں۔

اُردو اور پنجابی میں جس طرح ایک آدھ حرف کے فرق کے ساتھ مماثل الفاظ بے شمار ہیں جو اِن دونوں زبانوں کے قرب کو ظاہر کرتے ہیں اُسی طرح ایسے الفاظ بھی بہت ہیں جو ان زبانوں نے عربی یا فارسی سے لیے ہیں لیکن اُن کے وہ معنی برقرار نہیں رکھے جو ان الفاظ کی اصل زبانوں میں ہیں بلکہ اردو اور پنجابی نے ایسے دخیل یا قبول کیے ہوئے الفاظ کے معنی یکسر بدل دیے ہیں۔ دخیل الفاظ کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کرنے میں اردو اور پنجابی بلکہ سندھی اور دوسری پاکستانی زبانوں کا رویہ بھی ایسا ہی ہے۔

مثال کے طور پر خلیفہ کے لغوی معنی عربی میں نائب اور قائم مقام کے ہیں جیسے خلیفہ الرسول، کتب تاریخ و علوم اسلامیہ کی حد تک اردو اور پنجابی میں خلیفہ کے یہی معنی اب بھی قائم ہیں لیکن عام، ان پڑھ اور بے علم لوگ اسے حجام، اسد کے معنوں میں بولتے ہیں۔ اسی طرح امیر کا لفظ عربی میں صاحب امر (حکم دینے والا یعنی سردار کے معنوں میں بولا جاتا تھا) مملکت اسلامیہ کا سربراہ امیر المومنین کہلاتا تھا۔ لیکن اردو اور پنجابی میں روپے پیسے کی کثرت والے، دولت مند کو امیر کہتے ہیں لفظ غریب کے معنی عربی میں مسافر اور اجنبی کے تھے جیسے غریب الوطن یا غریب الدیار۔ لیکن اردو اور پنجابی والوں نے اس کے معنی مفلس اور قلاش ٹھہرائے ہیں، گو علمی و ادبی کتابوں میں اس کے اصل معنی بھی باقی ہیں۔ فقیر، اردو اور پنجابی کی نہ صرف بول چال میں بلکہ تحریروں میں بھی بھکاری اور مفلس کے معنوں میں آتا ہے جیسے میر تقی میر نے کہا ہے:

فقیرا نہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

لیکن کبھی یہ لفظ بے نیازی، غیرت مندی اور خودداری کے معنی رکھتا تھا اور بلند ادبی تحریروں میں بھی ان ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے اقبال کے ہاں:

میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے
خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

نگاہِ فقر میں شان سکندری کیا ہے
خراج کی جو گدا ہو وہ قیصری کیا ہے

اردو اور پنجابی میں عربی الفاظ نے براہ راست یا بالواسطہ داخل ہونے کے بعد اگرچہ اپنی اصلی شکلیں برقرار رکھی ہیں مگر معنوں میں بہت تبدیلی ہوگئی اور بعض جگہوں پر معنوں کی یہ تبدیلی ایسی ہے کہ اصل سے اب کوئی نسبت نہیں رہی۔ سید سلیمان ندوی نے اپنی کتاب نقوش سلیمانی میں ایسے عربی الفاظ کے بارے میں مفصل طور پر لکھا ہے جو اردو میں آنے کے بعد اپنے عربی کے معنوں سے محروم ہوگئے ہیں ان میں بکثرت الفاظ ایسے ہیں جو پنجابی میں بھی جوں کے توں یا قدرے صوتی تبدیلی کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں اردو اور پنجابی کا لسانی تعلق اتنا قریبی ہے کہ پنجابی کی کسی بھی لغت کے سرسری مطالعے سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ دونوں زبانوں کا ذخیرہ الفاظ بڑی حد تک مشترک ہے۔

تشکیل الفاظ میں اُردو پنجابی کے مماثل طریقہ ہائے کار:

الفاظ دو طریقوں سے متشکل ہوتے ہیں: (ا) اشتقاق کے ذریعے (ب) ترکیب کے طریقے سے۔ مشتق الفاظ، اسمی یا فعلی مادہ میں تبدیلی کرنے سے وجود میں آتے ہیں اور مرکب الفاظ دو لفظوں کو ساتھ ساتھ رکھ کر بنائے جاتے ہیں:

ایسے لاتعداد الفاظ ہیں جو تینوں زبانوں میں اس قاعدے سے بنتے ہیں۔

مشتق الفاظ:

یہ الفاظ کسی حرف کی کمی بیشی سے کوئی سابقہ یا لاحقہ لگانے سے بنتے ہیں مثلاً مصدر سے علامتِ مصدر ہٹا دینے کے بعد اصل مادہ کو بطور اسم استعمال کرتے ہیں مثلاً:

اردو	پنجابی	سندھی
چھیڑنا سے چھیڑ	چھیڑنا سے چھیڑ	چھیڑن سے چھیڑ
دوڑنا سے دوڑ	نسنا سے نس	دوڑن سے دوڑ
بھولنا سے بھول	بھانا سے بُھل	بھلنْ سے بھل
گھومنا سے گھوم	گھمنا سے گھم	گھمنْ سے گھوم

علامت مصدر ہٹا کر۔۔۔ اس کی جگہ الف کا اضافہ کرنے سے

سندھی	پنجابی	اردو
پوجن سے پوجا	پوجنا سے پوجا	پوجنا سے پوجا

اردو، پنجابی اور سندھی میں اسم پر 'پن' کا اضافہ کر کے اسم کیفیت بنانے کا طریقہ ایک جیسا ہے مثلاً بال سے بالپن۔۔۔ بچہ سے بچپن۔۔۔ بڑا سے بڑا پن (پنجابی میں وڈا سے وڈا پن۔۔۔ اور سندھی میں اسی طرح کا ایک لاحقہ 'پا' ہے جس کے اضافے سے اردو اور پنجابی میں یکساں طور پر اسم کیفیت بناتے ہیں جیسے: بڈھا (بوڑھا) سے بڑھاپا (سندھی میں لاحقہ 'پُو' اضافے سے بڈھاپو) اسما کے شروع میں حروف نفی لگا کر الفاظ بنانے کا طریقہ اردو، پنجابی اور سندھی میں یکساں ہے۔ ذیل میں کچھ ایسے حروف نفی کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں جو تینوں زبانوں میں مشترک ہیں۔ ورنہ اس طریقے سے حروف نفی بنانے کی عام مثالیں بہت سی مل سکتی ہیں۔

ان ہونی ___ ان گنت ___ ان جان ___ ان پڑھ ___ ان بن ___ ان مول ___ ان گھڑ

یہ اردو اور پنجابی کے ایسے الفاظ ہیں جو ہم معنی بھی ہیں۔ ہم شکل بھی اور ایک ہی طریقے سے یعنی اصل لفظ پر 'ان' کا اضافہ کر کے بنائے گئے ہیں۔

اسم تصغیر بنانے کے بعض اصول دونوں زبانوں میں مشترک ہیں مثلاً 'ڑا' یا 'ڑی' لاحقہ لگانے سے ___ پلنگ سے پلنگڑی ___ کوٹھا سے کوٹھڑی ___ پنکھ سے پنکھڑی ___۔ چمڑا سے چمڑی ___ اسی طرح یائے معروف (ی) کو بھی اردو اور پنجابی میں اسم تصغیر بنانے کے لیے یکساں طور پر استعمال کرتے ہیں جیسے چھوکرا سے چھوکری ___ ٹوکرا سے ٹوکری ___ رسا سے رسی ___ چھرا سے چھری۔

عربی فارسی مرکبات کثرت سے اردو، پنجابی اور سندھی میں جوں کے توں لے لیے گئے ہیں مثلاً ناممکن۔ ناجائز، نالائق، نااہل، نامکمل، ناکام ___ بےحد، بےوفا، بےعقل، بےمثال، بےاثر، بےوقوف وغیرہ۔

صرف ونحو کے اصول وقواعد میں اشتراک کی مثالیں:

اردو، پنجابی اور سندھی اپنے لب و لہجے اور ذخیرہ الفاظ کے کچھ اختلافات کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ زبانیں نظر آتی ہیں لیکن اگر ان زبانوں کے اشتراکات خصوصاً صرف ونحو (گرامر) کے اصولوں کو دیکھا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ وہ بالکل ایک نہج پر مرتب کی گئی ہیں۔ یہ زبانیں اگرچہ ہندی الاصل قرار دی گئی ہیں لیکن ان زبانوں کے قواعد نویسوں نے ان کے صرفی ونحوی قواعد کو عربی کے قالب پر مرتب کیا ہے۔ چنانچہ ان زبانوں کی گرامر کے تقابلی مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک دوسرے کا چربہ ہیں۔ قواعد کی اصطلاحات، ان کی تعریفیں، تقسیم اور درجہ بندی کے اصول بالکل ایک جیسے ہیں مثلاً صرف، کو تینوں زبانوں میں بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے (الف) اسم (ب) فعل (ج) حرف، پھر ان کی ذیلی تقسیم کا مرحلہ آتا ہے اور واحد، جمع اور مونث مذکر کے قواعد بیان کیے جاتے ہیں۔ نحو میں ___ مبتدا خبر ___ فاعل، مفعول ___ مضاف، مضاف الیہ ___ صفت موصوف ___ معطوف معطوف الیہ وغیرہ کا بیان ہوتا ہے اردو، پنجابی اور سندھی میں قواعد کی جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں وہ تمام ایک ہی طریقے سے مرتب کی گئی ہیں۔ تینوں زبانوں کے ماہرین اصول وقواعد نے عربی

فارسی کی گرامر کی کتابوں کو سامنے رکھ کر اپنی اپنی زبان کے اصول وقواعد تحریر کیے ہیں جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زبانیں جہاں اصل وفعل کے اعتبار سے باہم بے حد گہرا اور قریبی تعلق رکھتی ہیں وہاں اپنے ارتقا کے سلسلے میں بھی ایک سے حالات سے گزری ہیں ایسا تو ہونا ہی تھا کہ ان کا وطن ایک ہے اور ان کے بولنے والے ایک عقیدے کے لوگ ہیں۔ان کی معاشرت ان کے رسم ورواج، چند جزوی اور فروعی اختلافات سے قطع نظر ایک ہیں اور یہ اختلافات بھی سطحی ہیں اور آب وہوا، غذا، اور موسمی وجغرافیائی اختلافات کی وجہ سے ان کا ہونا فطری تھا۔جن صرفی اور نحوی مماثلتوں بلکہ اشتراکات کا اوپر ذکر ہوا، اس کی کچھ مثالیں حسب ذیل ہیں:

اُردو، پنجابی اور سندھی میں صرف ونحو کے قواعد کی یکسانیت:

جس طرح اردو میں جنس کی دو صورتیں ہیں پنجابی اور سندھی میں بھی دو ہیں یعنی مذکر اور مونث___ جب کہ سنسکرت اور پراکرت میں تین ہیں (ا) مذکر (ب) مونث (ج) بے جنس___ مرہٹی، گجراتی اور سنہالی میں بھی تین ہیں۔ بنگالی، اڑیا، پہاڑی اور آسامی میں تذکیروتانیث کی کوئی تمیز ہی نہیں ہے اردو، پنجابی، سندھی اور راجھستانی، تذکیروتانیث کے معاملے میں ایک سی ہیں:

سندھی کے مشہور مصنف بھیرومل لکھتے ہیں:

سنسکرت آئیں اور پراکرت میں جنس مذکر آئیں مونث کاں سواء

ترجمہ اردو: سنسکرت اور پراکرت میں جنس مذکر اور مونث کے علاوہ

جنس بے جان بہ آہے جنھیں لاء سنسکرت میں مقرر تھیل پچھاڑی ام آہے

ترجمہ: جنس بے جان بھی ہے جس کے لیے سنسکرت میں مقرر شدہ لاحقہ ام ہے۔

سندھی بولی: اِھا جنس بے جان واری پچھاڑی وچائے چھڈی آہے

ترجمہ: سندھی بولی میں یہ جنس بے جان والی پچھاڑی (لاحقہ) ناپید ہو چکا ہے

اب اس سلسلے کی کچھ مثالیں پیش خدمت ہیں:

اردو اور پنجابی میں مذکر سے مونث بنانے کا عام طریقہ یہ ہے کہ مذکر کے آخر میں اگر الف یا ہائے ہوز (ہ) ہو تو اُسے ہائے معروف (ہی) میں بدل دیتے ہیں جیسے گھوڑا سے گھوڑی__ بکرا سے بکری__ لونڈا سے لونڈی__ بندہ سے بندی۔۔۔کالا سے کالی__ چٹا سے چٹی__ لمبا سے لمبی وغیرہ، سندھی میں بھی مذکر سے مونث بنانے کا یہی طریقہ ہے لیکن وہاں ایسے الفاظ جو اردو پنجابی میں الف یا ہائے ہوز پر ختم ہوتے ہیں وہ وہاں واؤ مجہول پر ختم ہوتے ہیں لہٰذا مذکر کی صورت میں ان کی شکلیں اردو پنجابی سے معمولی سے فرق کے ساتھ مختلف ہوتی ہیں البتہ مونث بالکل اردو پنجابی کی طرح ہوتی ہے جیسے:

گھوڑو (گھوڑا) سے گھوڑی___ چھوکرو (چھوکرا) سے چھوکری___ بندو (بندہ) سے بندی

واحد جمع:

مذکر اسما میں اردو اور پنجابی کی علامتِ جمع یائے مجہول (ے) ہے مثلاً گھوڑا سے گھوڑے۔منڈا (لڑکا) سے

لڑکے (منڈے)۔۔۔مونث اسما بنانے کے لیےاردواور پنجابی میں دوحرف ایں یا آں کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے عورت سے عورتاں (پنجابی) اورعورتیں (اردو)۔۔۔کڑی سے کڑیاں۔لڑکی سے لڑکیاں۔

ضمائرِ استفہام:

اردو کی طرح پنجابی میں بھی استفہامی ضمیریں تین ہیں: کون، کیا، کونسا (اردو) کون، کیہ (کی) کیہڑا

مصدر اور علامت مصدر:

اردو اور پنجابی کے بیش تر مصادر بالکل یکساں ہیں جیسے آنا جانا، مرنا جینا، کھانا پینا، سونا جاگنا، وغیرہ۔ اسی طرح معروف سے مجہول بنانے کا قاعدہ بھی دونوں زبانوں میں ایک ہے۔قواعد (گرامر) کے بڑے ابواب تو چند ایک ہیں، ذیلی ابواب سینکڑوں ہیں۔ان سب سے اردو پنجابی کی مماثلت کی مثالوں کو پیش کرنے کے لیے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔اس لیے زیرِ نظر تحریر کو میں ان الفاظ کے ساتھ ختم کرتی ہوں کہ پنجابی اور اردو کے ماں بیٹی کے رشتے کو کوئی چاہے تو نہ مانے لیکن ان دونوں زبانوں کی مماثلتوں کو دیکھ کر ان کے سگی بہنیں ہونے سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔

ماخذ و مصادر

اس تحریر کی تیاری میں متعدد کتابیں میرے پیش نظر تھیں، متعدد آرا ان کتب سے لی گئی ہیں یا ایک طویل تحریر سے کوئی تاثر قبول کیا گیا ہے لیکن من وعن کوئی عبارت کہیں سے نقل نہیں ہوئی اس لیے معروف طریقے سے نمبروار حوالے دینا ممکن نہیں ہوگا تاہم کتب استفادہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ حافظ محمود شیرانی، پنجاب میں اُردو (لاہور: آئینہ ادب، ۱۹۷۳ء)

۲۔ محی الدین قادری زور، ہندوستانی لسانیات (لکھنو: مکتبہ معین الادب، ۱۹۶۰ء)

۳۔ سدھشیور ورما، آریائی زبانیں (لاہور: مکتبہ معین الادب، ۱۹۶۰ء)

۴۔ ابواللیث صدیقی، ادب اور لسانیات (سندھ: اردو اکیڈمی، ۱۹۷۰ء)

۵۔ ابواللیث صدیقی، جامع القواعد۔حصہ نحو (لاہور: مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۷۳ء)

۶۔ غلام مصطفیٰ خاں، جامع القواعد۔حصہ صرف (لاہور: مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۷۱ء)

۷۔ مولوی عبدالحق، قواعد اردو (لاہور: اُردو اکیڈمی، ۱۹۵۶ء)

۸۔ شرف الدین اصلاحی، اردو سندھی کے لسانی روابط (لاہور: مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۷۰ء)

۹۔ شوکت سبزواری، اُردو لسانیات (علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۱۹۹۰ء)

۱۰۔ حافظ محمود شیرانی، مقالات حافظ محمود شیرانی۔جلد اول و دوم (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۶ء)

۱۱۔ اقتدار حسین خاں، اردو صرف و نحو (نئی دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۸۵ء)

۱۲۔ اقبال صلاح الدین، وڈی پنجابی لغت۔تین جلدوں میں (لاہور: عزیز پبلشرز، ۲۰۰۲ء)